04

شاعروں کے لطیفے (مولانا محمد حسین آزاد)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُتعدّد	کئی۔ بہت سے	اُسلوبِ بیان	بیان کرنے کا انداز
مُوجِد	ایجاد کرنے والا/ بنانے والا	تمثیلی	مشابہت، مادی چیزوں کو مجسم کر کے پیش کرنا
خیال آفرینی	خیال/ یقین کرنا	پیکر تراشی	تصویریں بنانا/ مجسمہ بنانا
شعریت	شعر کا حسن، شعر کی روح، شعر کی دلکشی	حقیقت آرائی	اصلیت بیان کرنا
مُبالغہ آرائی	بڑھا چڑھا کر بیان کرنا	دلکش	دل کو کھینچنے والا
کارنامہ	شاندار کارنامہ	دل نشین	دل میں گھر کر لینے والا
تکرار	بحث/ بار بار دہرانا	طول	لمبا کرنا
صاحبِ کمال	خوبیاں رکھنے والا	ماجرا	قصہ/ واقعہ
دادخواہی	انصاف چاہنا، تعریف کرنا	پھپھولے	چھالے، آبلے
جُرأت	بہادری/ ہمت	مصرع	غزل/نظم کی ایک سطر
تعظیم رسمی	رسمی عزت	مزاج پُرسی	خیر خیریت پوچھنا
شریکِ گروہ	مجمع میں شامل	خیر باشد	خیر تو ہے
موقوف	ملتوی، منسوخ کیا گیا	خاطر جمع	دلی اطمینان
قاطعِ بُرہان	مرزا غالب کی کتاب کا نام، دلیل کو رد کرنے والی	زبان درازیاں	بدتمیزی کرنا

خلاصہ (بورڈ 2016ء)

مولانا محمد حسین آزاد صاحب طرز نثر نگار اور شاعر تھے۔ سبق شاعروں کے لطیفے ان کی کتاب آبِ حیات سے لیا گیا ہے جس میں شاعروں کی شاعرانہ اور نجی زندگی کے تذکرے پیش کیے گئے ہیں۔

1۔ ایک دن لکھنؤ میں میرؔ اور مرزاؔ کے کلام پر دو شخصوں میں تکرار نے طول کھینچا دونوں خواجہ باسط کے مرید تھے۔ اُن کے پاس گئے اور عرض کی آپ فرمائیں۔ انھوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا صاحب کا کلام "واہ" ہے۔

2۔ ایک دن مرزا سوداؔ مشاعرے میں بیٹھے تھے ایک شریف زادہ جس کی عمر 12 سے 13 برس تھی اُس نے غزل پڑھی تو سوداؔ چونک پڑے اور کہا میاں لڑکے آپ جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔ خدا کی قدرت اُن ہی دنوں میں لڑکا جل کر مر گیا۔

3۔ انشاءاللہ خان ایک دن جرأتؔ سے ملنے آئے وہ کچھ سوچ رہے تھے انشا نے پوچھا کیا خیال کرتے ہو جرأتؔ نے کہا ایک مصرع خیال

Scanned with CamScanner

میں آیا ہے خوب مصرع ہے چاہتا ہوں کہ مطلع ہو جائے لیکن تمھیں نہ بتاؤں گا۔ بہت اصرار پر جب انھوں نے مصرع سنایا تو اس کے دوسرے مصرع کو انشا نے مزاحیہ رنگ دے دیا۔ جس پر جرأت ہنس پڑے اور لکڑی لے کر اُن کے پیچھے دوڑے۔ جرأت نابینا تھے۔

4- ایک مشاعرے میں شیخ امام بخش ناسخ جب پہنچے تو جلسہ ختم ہو چکا تھا۔ چند شعرا ابھی باقی تھے۔ جب شیخ صاحب نے مطلع پڑھا تو اس میں امام کا ذکر تھا اور چوں کہ ان کا نام بھی امام بخش تھا اس لیے تمام اہل جلسہ نے نہایت تعریف کی۔

5- حیدر علی آتش کا ایک شاگرد بے روزگاری سے تنگ آ کر بنارس جانا چاہتا تھا جب وہ ان سے ملنے کے لیے آیا اور کہا کہ کچھ فرمائش ہو تو فرما دیجیے۔ آپ ہنس کر بولے اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ذرا ہمارا اسلام کہہ دینا۔ وہ حیران ہو کر بولے وہاں کا خدا کیا جدا ہے۔ خواجہ صاحب بولے کہ اگر یہاں وہاں کا خدا ایک ہے تو اُس سے یہاں بھی مانگو وہ ضرور دے گا یہ سن کر اُن کے شاگرد نے جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔

6- ایک دن معمولی دربار تھا۔ ابراہیم ذوق بھی حاضر تھے۔ ایک مرشدزادہ ایک مرشدزادی کی طرف سے ایک عرض لے کر آیا اور بادشاہ سے کچھ کہہ کر رخصت ہو گیا۔ حکیم احسن اللہ خان نے کچھ پوچھا تو صاحب عالم نے کہا کہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔

7- مرزا غالب کی قاطع برہان بہت مشہور ہوئی بہت لوگوں نے تنقید بھی کی ہے کسی نے کہا کہ حضرت آپ نے فلاں شخص کی کتاب کا جواب نہ لکھا۔ آپ نے فرمایا" بھائی اگر کوئی گدھا تمھیں لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے"۔

اقتباسات کی تشریح

اقتباس نمبر 1

09804001

ایک دن معمولی دربار تھا۔ استاد (ابراہیم ذوقؔ) بھی حاضر تھے۔ ایک مُرشدزادے تشریف لائے۔ وہ شاید کسی مرشدزادی یا بیگمات میں سے کسی بیگم صاحب کی طرف سے کچھ عرض لے کر آئے تھے۔ انھوں نے آہستہ آہستہ بادشاہ سے کچھ کہا اور رخصت ہوئے۔ حکیم احسن اللہ خاں بھی موجود تھے، انھوں نے عرض کی: ''صاحب عالم! اس قدر جلدی، یہ آنا کیا تھا اور تشریف لے جانا کیا تھا؟'' صاحب عالم کی زبان سے اس وقت نکلا کہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے **مصنف کا نام:** مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مرشدزادے	شہزادہ	صاحب عالم	دنیا کے صاحب
عرض	درخواست	خوشی	مسرت

تشریح:

بہادر شاہ ظفر غیر رسمی دربار لگائے بیٹھے تھے۔ جس میں شیخ محمد ابراہیم ذوق بھی موجود تھے۔ ذوقؔ شاعری میں بہادر شاہ ظفر کے استاد تھے۔ اس نشست میں ایک شہزادے (بہادر شاہ ظفر کو ذوق اور غالب وغیرہ احتراماً پیرو مرشد کہتے تھے۔ اس نسبت سے شہزادے، مرشدزادے کہلاتے تھے) تشریف لائے، شاید کسی شہزادی یا کسی بیگم کی طرف سے کوئی درخواست لے کر آئے تھے۔ انھوں نے آہستہ آہستہ اپنی بات بادشاہ کے گوش گزار کی اور وہاں سے رخصت ہوئے۔ انھیں جاتے دیکھ کر حکیم احسن اللہ خاں جو شاہی طبیب بھی تھے اور وزیر اعظم کے فرائض بھی سرانجام دیتے تھے کہنے لگے کہ صاحب عالم (ولی عہد سلطنت کو عام طور پر صاحبِ عالم کے لقب سے یاد کیا جاتا تھا) اتنی جلدی رخصت ہو رہے ہیں یہ کیا آنا تھا اور کیا تشریف لے جانا تھا۔ شہزادے کے منہ سے بے ساختہ نکلا ''اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے'' کہا جاتا ہے کہ انسان اپنے ماحول کا

Scanned with CamScanner

پروردہ ہوتا ہے یعنی جیسے ماحول میں وہ رہتا ہے ویسے ہی اس کے رجحانات بھی تشکیل پاتے ہیں۔ قلعہ معلّٰی جسے لال قلعہ کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ اس میں دن رات شعر و ادب کی محفلیں جمتی تھیں۔ چنانچہ ماحول کے زیر اثر شہزادوں کا شعری ذوق بھی بہت تربیت یافتہ تھا۔ شہزادے نے حکیم احسن اللہ خاں کو جو جواب دیا وہ نثری جملہ نہیں تھا بلکہ موزوں مصرع تھا۔ بادشاہ کو شہزادے کی حاضر جوابی اور موزونی طبع اچھی لگی، انھوں نے مصرعے کی داد دی اور استاد محمد ابراہیم نے مصرع لگا کر اسے مطلع کی صورت دے دی۔

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

09804002

اقتباس نمبر 2

ایک شاگرد اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کیا کرتے تھے اور خواجہ صاحب (حیدر علی آتش) اپنی آزاد مزاجی سے کہا کرتے تھے کہ میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مِل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے، اس پر صبر کرو۔ ایک دن وہ آئے اور کہا کہ حضرت! رخصت کو آیا ہوں۔ فرمایا: ''خیر باشد کہاں؟'' انھوں نے کہا: ''کل بنارس کو روانہ ہوں گا۔'' کچھ فرمائش ہو تو فرمادیجیے۔ آپ ہنس کر بولے: ''اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ذرا ہمارا بھی سلام کہ دینا۔'' وہ حیران ہو کر بولے کہ حضرت! یہاں اور وہاں کا خدا جدا ہے؟ خواجہ صاحب نے کہا: ''جب خدا وہاں یہاں ایک ہے تو پھر ہمیں کیوں چھوڑتے ہو؟ جس طرح اس سے جا کر مانگو گے اُسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا یہاں بھی دے گا۔''

اس بات نے ان کے دل پر ایسا اثر کیا کہ سفر کا ارادہ موقوف کر دیا اور خاطر جمعی سے بیٹھ گئے۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے **مصنف کا نام:** مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آزاد مزاجی	سادہ طبیعت، آزاد طبیعت	خاطر جمعی	تسلی
خیر باشد	خیر تو ہے	موقوف	ملتوی

تشریح:

خواجہ حیدر علی آتش کے ایک شاگرد اکثر ان سے اپنی بے روزگاری کا شکوہ کرتے جس پر خواجہ صاحب اسے تسلی دیتے اور کہتے کہ کہاں جاؤ گے؟ یہ جو دو گھڑی آپس میں مل بیٹھتے ہیں اسے ہی بہت سمجھو اور اللہ تعالیٰ جو کچھ عطا کرتا ہے اسے بہت کچھ سمجھو۔ آتش کے مزاج میں درویشی موجود تھی۔ آپ نے کبھی زندگی کی آسائشیں جمع کرنے کی کوشش نہ کی۔ کسی نواب کے دربار سے وابستہ نہ ہوئے۔ وہ اپنے شاگردوں کو بھی یہی تربیت دیتے کہ اللہ تعالیٰ نے جو عطا کیا ہے اسی پر توکل کرنا چاہیے۔ ایک دن آتش کے وہ شاگرد آئے اور کہا کہ میں رخصت ہونے آیا ہوں۔ آتش کے پوچھنے پر کہ کہاں جانے کا ارادہ ہے شاگرد نے بتایا کہ کل بنارس جا رہا ہوں کوئی فرمائش ہو تو فرمائیے آتش ہنس پڑے اور کہا کہ ''اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ذرا ہمارا بھی سلام کہہ دینا'' وہ حیران ہو کر کہنے لگے کہ حضرت آپ نے یہ کیا کہا یہاں اور وہاں کا خدا الگ الگ تو نہیں۔ خواجہ صاحب نے کہا جب دونوں جگہ خدا ایک ہے تو پھر ہمیں کیوں چھوڑتے ہو؟ جس طرح وہاں جا کر اس سے مانگنا ہے اسی طرح یہاں اس سے مانگو۔ خواجہ صاحب کی اس گفتگو سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر کس قدر بھروسا تھا۔ وہ کس توکل کے مالک تھے۔ ان کی بات دل کو لگنے والی ہے کہ جب دینے عطا کرنے والی ذات ایک ہے۔ تو اس کی عطا جگہ و مقام کی محتاج نہیں۔ یہ بات خواجہ صاحب کے شاگرد کے دل میں بھی اتر گئی اور اس نے سفر کا ارادہ ترک کر دیا اور سکون اور تسلی سے بیٹھ گیا۔ مولانا محمد حسین آزاد نے لطیفے (لطیف بات جس میں دانائی کی بات چھپی ہو) کی صورت میں خواجہ حیدر علی آتش کی شخصیت اور مزاج میں موجود درویشی اور توکل کی صفت کی نشاندہی کی ہے۔

Scanned with CamScanner

اقتباس نمبر 3

09804003

ایک دن انشا اللہ خاں، جرأت کی ملاقات کو آئے۔ دیکھا تو سر جھکائے بیٹھے کچھ سوچ رہے ہیں۔ انھوں نے پوچھا کہ کس فکر میں بیٹھے ہو؟ جرأت نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے، چاہتا ہوں کہ مطلع ہو جائے۔ انھوں نے پوچھا کہ کیا ہے؟ جرأت نے کہا خوب مصرع ہے مگر جب تک دوسرا مصرع نہ ہوگا، تب تک نہ سناؤں گا، نہیں تو تم مصرع لگا کر اسے بھی چھین لوگے۔ سید انشا نے بہت اصرار کیا۔ آخر جرأت نے پڑھ دیا:

اس زُلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سُوجھی

سید انشا نے فوراً کہا:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دُور کی سُوجھی

جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ دیر تک سید انشا آگے آگے بھاگتے پھرے اور یہ پیچھے پیچھے ٹٹولتے پھرے۔

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے **مصنف کا نام:** مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مطلع	غزل کا پہلا شعر	شبِ دیجور	تاریک رات
زلف	بال	ملاقات	ملن/ وصال

تشریح: ایک دن انشا اللہ خاں جرأت سے ملنے آئے، کیا دیکھتے ہیں کہ جرأت سر جھکائے سوچ بچار میں گم بیٹھے ہیں۔ انشا نے پوچھا کہ کیا سوچ رہے ہو؟ جرأت کہنے لگے کہ ایک مصرع موزوں ہوا ہے خواہش ہے کہ مطلع ہو جائے۔ انشا نے کہا کہ مصرع سناؤ۔ لیکن جرأت نے مصرع سنانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ پورا شعر ہو جائے پھر سناؤں گا ورنہ تم مصرع لگا کر اسے بھی چھین لوگے۔ جرأت کا یہ کہنا کہ تم مصرع لگا کر میرا مصرع چھین لوگے۔ انشا اللہ خاں کی موزونی طبع اور حاضر دماغی کا نہ صرف اقرار ہے بلکہ اس میں ان کے لیے ستائش بھی موجود ہے کہ ایک ایک مصرع دونوں شاعروں کا ہونا تھا لیکن جرأت سمجھتے تھے کہ انشا کی گرہ یا تضمین ایسی ہوگی کہ پورا شعر انھی کا ہو جائے گا۔ جب سید انشا نے زیادہ اصرار کیا تو جرأت نے مصرع پڑھ دیا۔

ع اس زلف پہ پھبتی شبِ دیجور کی سوجھی

مطلب یہ کہ محبوب کی زلف کو دیکھ کر اندھیری رات کا خیال آیا۔ انشا نے فوراً کہا:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

جرأت نابینا تھے بصارت سے محروم فرد کے لیے تو دنیا اندھیری ہوتی ہے۔ اسی مناسبت سے انشا نے مصرع لگایا۔ انشا کا مصرع سن کر جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ دیر تک سید انشا آگے آگے بھاگتے رہے اور جرأت ان کے پیچھے پیچھے انھیں ڈھونڈتے پھرے۔ اقتباس سے انشا اور جرأت کے باہمی تعلق پر بھی روشنی پڑتی ہے کہ دونوں کے تعلقات میں بڑی بے تکلفی تھی۔ اور اس زمانے میں لوگوں میں کتنی وضع داری اور مروت موجود تھی۔ جرأت نے جو سوچا اور کہا وہ صحیح تھا اور وقت نے ثابت کیا۔ لوگ جرأت کے مصرع کو بھول گئے لیکن سید انشا کا مصرع ضرب المثل کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

اقتباس نمبر 4

09804004

میر اور مرزا کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا۔ دونوں خواجہ باسط کے مرید تھے۔ انھیں کے پاس گئے اور عرض کی کہ آپ فرمائیں۔ انھوں نے کہا دونوں صاحب کمال ہیں، مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا کا کلام "واہ" ہے۔ (بورڈ 2015ء)

Scanned with CamScanner

سبق کا عنوان: شاعروں کے لطیفے   مصنف کا نام: مولانا محمد حسین آزاد

خط کشیدہ الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تکرار	بحث، بار بار کہنا	کمال	مہارت
آہ	کلمۂ افسوس	واہ	کلمۂ تحسین

سیاق و سباق:

آب حیات سے ماخوذ اس سبق میں مولانا محمد حسین آزاد نے شاعروں کی نجی زندگی کے لطیف تذکرے پیش کیے ہیں۔ پہلے تذکرے میں میر اور مرزا سودا کے کلام کی آہ اور واہ میں تخصیص کی گئی ہے۔ دوسرے میں مرزا سودا کا نوعمر شاعر کے بارے میں نتیجہ خیز تبصرہ ہے۔ تیسرے میں انشا کے جرأت کے مصرع کو مزاحیہ رنگ دینے کا ذکر ہے۔ چوتھے میں ناسخ کے برمحل شعر سنانے کا ذکر ہے۔ پانچویں میں آتش کے شاگرد کو توکل کے بارے میں اثر انگیز ہدایت کا ذکر ہے۔ چھٹے میں ذوق کے فی البدیہہ شعر مکمل کرنے کا ذکر ہے اور ساتویں میں غالب کا مدلل لطیف جواب پیش کیا گیا ہے۔

تشریح: ادب کی تاریخ میں بعض اوقات ایک زمانے میں دو ایسے شاعر آ جاتے ہیں کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دینا ممکن نہیں ہوتا لیکن گروہ بندی یا ذاتی پسند کی بنا پر لوگ ان ہم عصر شاعروں کا موازنہ کرنے لگتے ہیں۔ ماضی میں میر تقی میر اور سودا، انیس اور دبیر نیز غالب اور ذوق کا آپس میں موازنہ بڑے زور شور سے ہوتا رہا ہے۔ ہر شاعر کے چاہنے والے اپنے پسندیدہ شاعر کو مدمقابل سے برتر منوانے کی کوشش میں رہے۔ مولانا محمد حسین آزاد نے میر اور سودا کے حوالے سے خواجہ باسط کے دو مریدوں کا واقعہ تحریر کیا ہے کہ میر اور مرزا کے کلام پر دو افراد کی بحث کافی دیر تک چلتی رہی لیکن کوئی فیصلہ نہ ہو سکا تو وہ خواجہ باسط کے پاس گئے اور ان سے عرض کی کہ آپ فیصلہ کیجیے۔ میر تقی میر بڑے شاعر ہیں یا مرزا محمد رفیع سودا، انھوں نے فرمایا کہ دونوں صاحب کمال ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ دونوں شعرا نے بھی ایک دوسرے کے کمال کا اعتراف کیا ہے، میر اپنے زمانے میں اپنے علاوہ سودا ہی کو مکمل شاعر مانتے تھے اور سودا نے بھی میر کی عظمت کا اعتراف اپنی شاعری میں کیا ہے۔ لیکن دونوں شاعروں کا لب و لہجہ مختلف ہے۔ میر تقی میر کے یہاں ایک دردمندی اور دھیما پن ہے جب کہ سودا کے ہاں بلند آہنگی اور طنطنہ موجود ہے۔ اسی مجموعی لب و لہجے کو مدنظر رکھتے ہوئے، خواجہ باسط نے کہا کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا کا کلام "واہ" ہے۔ "آہ" میر کے یہاں موجود المیہ لب و لہجے کی نشاندہی ہے اور "واہ" سودا کے طنطنے کا اظہار ہے۔

آزاد کی کتاب کو شائع ہوئے ڈیڑھ صدی بیت گئی اور خواجہ باسط کا بیان ظاہر ہے اس سے بھی کئی سال پہلے کا ہے لیکن یہ بیان آج بھی دونوں شاعروں کے کلام پر حتمی رائے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس سے خواجہ باسط کے شعری ذوق اور تنقیدی شعور کا اندازہ ہوتا ہے۔

سوالات

سوال: 1 مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف) خواجہ باسط نے میر اور مرزا کے کلام کے بارے میں کیا فرمایا؟ (بورڈ 2018ء) (بورڈ 2015ء) 09804005

جواب: انھوں نے کہا کہ دونوں صاحب کمال ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ میر صاحب کا کلام "آہ" ہے اور مرزا صاحب کا کلام "واہ" ہے۔

(ب) شریف زادے کی غزل سن کر سودا نے کیا کہا؟ (بورڈ 2017ء) 09804006

جواب: سودا نے تعریف کی اور کہا میاں لڑکے! جوان ہوتے نظر نہیں آتے۔

(ج) سید انشا کے اصرار پر جرأت نے کون سا مصرع پڑھا؟ 09804007

جواب: جُرأت نے کہا "اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی"

(د) خواجہ صاحب اپنے اُس شاگرد سے کیا کہا کرتے تھے، جو اکثر بے روزگاری کی شکایت سے سفر کا ارادہ کیا کرتا تھا؟ 09804008

جواب: حیدر علی آتش اپنی آزاد مزاجی سے کہا کرتے تھے کہ میاں کہاں جاؤ گے؟ دو گھڑی مل بیٹھنے کو غنیمت سمجھو اور جو خدا دیتا ہے، اس پر صبر کرو۔

Scanned with CamScanner

(ہ) صاحب عالم کی زبان سے اُس وقت کیا نکلا جب حکیم احسن اللہ خاں نے جلدی سے اُن کے آنے اور جانے پر اظہارِ تعجب کیا؟

جواب: صاحب عالم کی زبان سے اس وقت نکلا کہ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے۔ 09804009

سوال: مولانا آزاد کب پیدا ہوئے اور اُن کے والد کا نام کیا تھا؟ 09804010

جواب: مولانا آزاد 1830ء میں دِلی میں پیدا ہوئے والد کا نام مولوی محمد باقر تھا جو معروف عالم دین اور صحافی تھے۔

سوال: آزاد کے والد کی وفات کب ہوئی؟ 09804011

جواب: 1857ء کی ناکام جنگ آزادی کے بعد مولانا آزاد کے والد انگریزوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

سوال: آزاد نے تلاش معاش (روزگار) کے لیے کہاں کہاں کا سفر کیا؟ 09804012

جواب: لکھنؤ اور حیدر آباد گئے پھر لاہور پہنچ کر محکمہ تعلیم میں 15 روپے ماہوار پر ملازم ہو گئے۔

سوال: مولانا آزاد سے حکومتِ پنجاب نے کس قسم کی کتابیں لکھوائیں؟ 09804013

جواب: حکومتِ پنجاب نے مولانا سے نصابی اور درسی کتب لکھوائیں۔

سوال: آزاد نے درس وتدریس کے فرائض کہاں کہاں انجام دیئے؟ 09804014

جواب: مولانا آزاد انجمن پنجاب میں لیکچرار اور گورنمنٹ کالج لاہور میں عربی وفارسی کے پروفیسر رہے۔

سوال: مولانا آزاد کیسے نثر نگار ہیں اور ان کا اسلوب بیان کیسا ہے؟ 09804015

جواب: مولانا آزاد اردو کے صاحب طرز نثر نگار ہیں اور اپنے اسلوب بیان کے موجد بھی ہیں اور خاتم بھی۔

سوال: نثر نگاری میں کون سا رنگ آزاد کو دوسرے نثر نگاروں سے منفرد بناتا ہے؟ 09804016

جواب: ان کا تمثیلی اسلوبِ بیان انھیں اپنے عہد کے ادیبوں اور نثر نگاروں میں منفرد بناتا ہے۔

سوال: مولانا آزاد کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات کیا ہیں؟ 09804017

جواب: تخیل آفرینی، پیکر تراشی، تجسیم نگاری، شعریت اور رنگینی، واقعہ نگاری، نفسیاتی حقیقت آرائی اور مبالغہ آرائی ان کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

سوال: مولانا آزاد کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟ 09804018

جواب: ان کا سب سے بڑا کارنامہ اردو میں جدید طرزِ شاعری ہے، جس کی ابتدا انجمنِ پنجاب لاہور کے مشاعروں سے ہوئی۔

سوال: مولانا آزاد کی چند تصانیف کے نام لکھیں؟ 09804019

جواب: دربارِ اکبری، نیرنگ خیال، قصصِ ہند، سخندانِ فارس۔

سوال: میر اور مرزا کے کلام پر کہاں تکرار ہوئی؟ 09804020

جواب: ایک دن میر اور مرزا کے کلام پر لکھنؤ میں دو شخصوں کے درمیان تکرار ہوئی۔

سوال: مرزا کے طرف دار کا کلام سن کر مرزا نے کیا کہا؟ 09804021

جواب: مرزا بھی میر صاحب کے شعر کو سن کر مسکرائے اور کہا شعر تو میر کا ہے لیکن داد خواہی اُن کی دَوا کی معلوم ہوتی ہے۔

سوال: ایک دن انشاءاللہ خان جرأت کی ملاقات کو آئے تو وہ کیا کر رہے تھے؟ 09804022

جواب: جرأت سر جھکائے بیٹھے کچھ سوچ رہے تھے۔

Scanned with CamScanner

09804023 **سوال: انشاءاللہ خان کے پوچھنے پر جرأت نے کیا جواب دیا؟**

جواب: جرأت نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے، چاہتا ہوں مطلع ہو جائے۔

09804024 **سوال: انشاءاللہ کے مصرع پوچھنے پر جرأت نے کیا کہا؟**

جواب: مصرع خوب ہے لیکن جب تک دوسرا مصرع نہ ہوگا نہیں بتاؤں گا، نہیں تو مصرع لگا کر تم اِسے بھی چھین لو گے۔

09804025 **سوال: جرأت کا مصرع سن کر انشا نے فوراً کیا کہا؟** (بورڈ2015ء)

جواب: اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی۔

09804026 **سوال: انشا نے دوسرا مصرع کہا تو جرأت نے کیا کیا؟**

جواب: جرأت ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اٹھا کر مارنے کو دوڑے۔

09804027 **سوال: شیخ امام بخش ناسخ کب مشاعرے میں پہنچے اور وہاں کون موجود تھا؟**

جواب: مشاعرہ ختم ہو چکا تھا مگر حیدر علی آتش اور چند دوسرے شعرا موجود تھے۔

09804028 **سوال: تعظیمِ رسمی اور مزاج پرسی کے بعد انھوں نے ناسخ سے کیا کہا؟**

جواب: مشاعرہ ہو چکا لیکن سب کو آپ کا اشتیاق رہا۔

09804029 **سوال: شیخ امام بخش ناسخ نے کون سا مطلع پڑھا؟**

جواب: ؎ جو خاص ہیں وہ شریکِ گروہِ عام نہیں
شمار دانۂ تسبیح میں امام نہیں

09804030 **سوال: خواجہ حیدر آتش کے شاگرد کس شہر جانا چاہتے تھے اور استاد صاحب سے کیا فرمائش کی؟**

جواب: خواجہ حیدر علی آتش کے شاگرد نے کہا کہ پیر و مرشد کل بنارس کو روانہ ہوں گا، کچھ فرمائش ہو تو فرما دیں۔

09804031 **سوال: استاد حیدر علی آتش نے کیا کام بتایا؟**

جواب: اتنا کام کرنا کہ وہاں کے خدا کو ہمارا بھی سلام کہہ دینا۔

09804032 **سوال: آتش کے شاگرد نے سفر کا ارادہ کیوں موقوف کر دیا؟**

جواب: یہاں اور وہاں کا خدا جُدا جُدا نہیں تو اُس سے جس طرح وہاں جا کر مانگو گے اُسی طرح یہاں مانگو، جو وہاں دے گا یہاں بھی دے گا۔
اسی وجہ سے شاگرد نے مطمئن ہو کر جانے کا ارادہ موقوف کر دیا۔

09804033 **سوال: دربار میں مُرشد زادے کس کا پیغام لے کر آئے؟**

جواب: کسی مرشد زادی یا بیگمات میں سے کسی کا پیغام لے کر بادشاہ کے حضور حاضر ہوئے۔

09804034 **سوال: صاحبِ عالم سے کس نے جلدی آنے اور جانے کی وجہ دریافت کی؟**

جواب: حکیم احسن اللہ خاں نے۔

09804035 **سوال: صاحبِ عالم نے کیا جواب دیا؟**

جواب: ؎ اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

09804036 **سوال: بادشاہ نے استاد ذوق کی طرف دیکھ کر کیا کہا اور استاد ذوق نے کیا جواب دیا؟**

جواب: بادشاہ نے کہا کہ ”اُستاد! دیکھنا کیا صاف مصرع ہوا ہے۔ استاد نے بے توقف عرض کی حضور:

لائی حیات، آئے، قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

Scanned with CamScanner

سوال: مرزا غالبؔ کی کس کتاب کے بہت سے لوگوں نے جواب لکھے؟ 09804037

جواب: قاطعِ برہان کے۔

سوال: غالب نے قاطع برہان کتاب کے جواب لکھنے والوں کے متعلق کیا کہا؟ 09804038

جواب: فرمایا "بھائی! اگر کوئی گدھا تمھارے لات مارے تو تم اُس کا کیا جواب دو گے"۔

سوال 2: درست جواب پر (✓) اور غلط پر (×) کا نشان لگائیں۔

(الف) شعر تو میر کا ہے مگر داد خواہی اُن کی دوا کی معلوم ہوتی ہے۔ (✓) 09804039

(ب) سوداؔ نے بہت تعریف کی اور کہا کہ میاں لڑکے بہت طویل عمر پاؤ گے۔ (×) 09804040

(ج) جرأتؔ ہنس پڑے اور اپنی لکڑی اُٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ (✓) 09804041

(د) چونکہ نام بھی امام بخش تھا، اس لیے تمام اہل جلسہ خاموش رہے۔ (×) 09804042

(ہ) بھائی! اگر کوئی گدھا تمھارے لات مارے تو تم اس کا کیا جواب دو گے۔ (✓) 09804043

سوال 3: سبق کے متن کو مدنظر رکھ کر درست جواب پر (✓) سے نشاندہی کریں۔

(الف) میر اور مرزا کے کلام پر تکرار کرنے والے کس کے مرید تھے؟ (بورڈ 2018ء) (بورڈ 2017ء) 09804044

(A) خواجہ میر درد کے (B) مرزا غالبؔ کے (C) ابراہیم ذوقؔ کے (D)✓ خواجہ باسط کے

(ب) انشا اللہ خاں ایک دن کس کی ملاقات کو آئے؟ 09804045

(A) غالبؔ کی (B) میر دردؔ کی (C)✓ جرأتؔ کی (D) مصحفؔی کی

(ج) یہ مصرع "اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سُوجھی" کس شاعر کا ہے؟ (بورڈ 2018ء) 09804046

(A) انشاؔ کا (B)✓ جرأتؔ کا (C) دردؔ کا (D) میرؔ کا

(د) "قاطعِ برہان" کے مصنف کون ہیں؟ (بورڈ 2017,19ء) 09804047

(A) ذوقؔ (B) مومنؔ (C)✓ غالبؔ (D) سوداؔ

سوال 4: متن کو مدنظر رکھتے ہوئے مناسب لفظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(الف) ایک دن لکھنو میں .... کے کلام پر دو شخصوں نے تکرار میں طول کھینچا۔ (میر اور مرزا) 09804048

(ب) میر صاحب کا کلام .... ہے، مرزا صاحب کا کلام .... ہے۔ (آہ، واہ) 09804049

(ج) گرمی کلام پر .... بھی چونک پڑے۔ (سودا) 09804050

(د) .... نے کہا کہ ایک مصرع خیال میں آیا ہے۔ (جرأت) 09804051

(ہ) جرأت ہنس پڑے اور .... اُٹھا کر مارنے کو دوڑے۔ (بورڈ 2015ء) (لکڑی) 09804052

(و) .... کو .... میں بہت دُور کی سوجھی۔ (اندھے، اندھیرے) 09804053

(ز) چوں کہ نام بھی .... تھا اس لیے تمام اہل جلسہ نے نہایت تعریف کی۔ (امام بخش) 09804054

(ح) ایک شاگرد اکثر .... کی شکایت سے سفر کا ارادہ ظاہر کرتے تھے۔ (بے روزگاری) 09804055

(ط) ایک دن معمولی دربار تھا .... بھی حاضر تھے۔ (ابراہیم ذوق) 09804056

(ی) انھوں نے .... بادشاہ سے کچھ کہا اور رخصت ہوئے۔ (آہستہ آہستہ) 09804057

Scanned with CamScanner

سوال 5: الفاظ کے متضاد لکھیں۔

09804058

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
کمال	زوال	طرف دار	مخالف
گرمی	سردی	مطلع	مقطع
خاص	عام	بے روزگاری	روزگار

سوال 6: مذکر اور مونث الفاظ الگ الگ کریں۔

09804059

الفاظ	مذکر	مونث	الفاظ	مذکر	مونث
کلام	کلام		تعریف		تعریف
تکرار		تکرار	قدرت		قدرت
طول	طول		زلف		زلف
آہ		آہ	مصرع	مصرع	
قیامت		قیامت	مزاج	مزاج	
شور	شور		تسبیح		تسبیح
چراغ	چراغ		شکایت		شکایت

سوال 7: مندرجہ ذیل پر اعراب لگائیں۔

09804060

کمال ، مطلع ، چراغ ، اشتیاق ، غنیمت

جواب: کَمالُ ، مَطْلَعُ ، چِراغُ ، اِشْتِیاقُ ، غَنِیمَتُ

سوال 8: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔

09804061

واحد	جمع	جمع	واحد
کمال	کمالات	بیگمات	بیگم
شعر	اشعار	خدام	خادم
مشاعرہ	مشاعرے		
شخص	اشخاص		

سوال 9: کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کو کالم ب کے متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

09804062

کالم الف	کالم ب	کالم ج
آہ	ٹک	
پھپھولے	سودا	واہ
ذرا	انشا	دل
مرزا	واہ	ٹک
جرات	دل	سودا
		انشا

Scanned with CamScanner

کثیر الانتخابی سوالات

(1) ایک دن لکھنو میں میرؔ اور مرزا کے کلام پر کتنے شخصوں نے تکرار کی: 09804063

(A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار

(2) محمد حسین آزاد کون سے معروف عالم دین اور صحافی کے بیٹے تھے؟ 09804064

(A) مولوی محمد علی (B) مولوی محمد اختر (C) مولوی محمد باقر (D) مولوی محمد عیسیٰ

(3) ایک دن سوداؔ کہاں بیٹھے ہوئے تھے؟ 09804065

(A) مشاعرے میں (B) محفل میں (C) گھر میں (D) ہوٹل میں

(4) مشاعرے میں بیٹھے ہوئے ایک شریف زادے کی عمر تھی: 09804066

(A) ۱۲۔۱۳ برس (B) ۱۴۔۱۵ برس (C) ۱۶۔۱۷ برس (D) ۸۔۹ برس

(5) مشاعرے میں بیٹھے سوداؔ کیوں چونک پڑے؟ 09804067

(A) گرمیِ کلام پر (B) سرد کلام پر (C) افسردہ کلام پر (D) مزاحیہ کلام پر

(6) لڑکے کی موت کس طرح واقع ہوئی؟ 09804068

(A) جل کر (B) طبعی موت (C) حادثے سے (D) قتل ہو کر

(7) ایک دن انشااللہ کس کی ملاقات کو آئے؟ 09804069

(A) جرأت کی (B) سوداؔ کی (C) میرؔ کی (D) غالبؔ کی

(8) جُرأت کو خیال میں کیا آیا؟ 09804070

(A) خواب (B) فکر (C) مصرع (D) مضمون

(9) سید انشا نے کس بات پر اصرار کیا؟ 09804071

(A) مصرع سنانے پر (B) گانا سنانے پر (C) نعت سنانے پر (D) مرثیہ سنانے پر

(10) جُرأت سید انشا کو کیا اُٹھا کر مارنے کو دوڑے؟ 09804072

(A) لکڑی (B) ڈنڈا (C) تلوار (D) نیزہ

(11) شیخ امام بخش ناسخ جب جلسہ میں پہنچے تو جلسہ کیا ہو چکا تھا؟ 09804073

(A) افسردہ (B) غمگین (C) ختم (D) شروع نہیں ہوا تھا

(12) خواجہ صاحب کا شاگرد اکثر کس چیز کی شکایت کرتا تھا؟ 09804074

(A) بیماری کی (B) دوستوں کی (C) رشتہ داروں کی (D) بے روزگاری کی

(13) خواجہ آتش کا شاگرد کہاں روانہ ہو رہا تھا؟ 09804075

(A) بنارس (B) بغداد (C) حیدر آباد (D) لکھنو

(14) خواجہ آتش کے شاگرد نے سفر کا ارادہ کر دیا: 09804076

(A) ضروری (B) لازمی (C) موقوف (D) التوا

Scanned with CamScanner

09804077

(15) دربار میں مرشدزادہ کس کی طرف سے عرض لے کر آئے؟

(A) مرشدزادی (B) ملکہ (C) شہزادی (D) کنیز

09804078

(16) قاطع برہان کے مصنف کون ہیں؟

(A) ذوقؔ (B) مومنؔ (C) غالبؔ (D) سوداؔ

09804079

(17) ایک دن معمولی دربار تھا اور کون حاضر تھے؟

(A) ابراہیم ذوقؔ (B) مومنؔ (C) غالبؔ (D) آتشؔ

09804080

(18) سبق "شاعروں کے لطیفے" کے مصنف کا نام ہے:

(A) مولانا محمد حسین آزادؔ (B) غلام عباس (C) ڈاکٹر اسلم فرخی (D) الطاف حسین حالیؔ

09804081 (بورڈ 2016ء)

(19) مولانا محمد حسین آزادؔ کا سن ولادت ہے:

(A) 1830ء (B) 1835ء (C) 1840ء (D) 1845ء

09804082

(20) مولانا محمد حسین آزادؔ کا سن وفات ہے:

(A) 1920ء (B) 1930ء (C) 1910ء (D) 1940ء

09804083

(21) مولانا محمد حسین آزادؔ کہاں پیدا ہوئے؟

(A) دلی میں (B) پانی پت میں (C) لکھنو میں (D) حیدرآباد میں

09804084

(22) مولانا محمد حسین آزادؔ کتنے روپے ماہوار پر محکمہ تعلیم میں ملازم ہوئے؟

(A) پندرہ روپے (B) بیس روپے (C) دس روپے (D) پچاس روپے

09804085

(23) محمد حسین آزادؔ کے والد انگریزوں کے ہاتھوں کب مارے گئے؟

(A) 1857ء میں (B) 1858ء میں (C) 1859ء میں (D) 1860ء میں

09804086

(24) لاہور میں محمد حسین آزادؔ لیکچرار اور سیکرٹری رہے؟

(A) انجمن ترقی اردو (B) انجمن حمایت اسلام (C) انجمن پنجاب (D) انجمن سندھ

09804087

(25) گورنمنٹ کالج لاہور میں محمد حسین آزادؔ پروفیسر رہے:

(A) انگریزی کے (B) فارسی کے (C) اردو کے (D) عربی و فارسی کے

09804088

(26) محمد حسین آزادؔ کو 1888ء میں مرض شروع ہوا:

(A) کینسر (B) دماغی مرض (C) معدے کا مرض (D) بلڈ پریشر

09804089

(27) آزادؔ کی تصانیف میں آب حیات، نیرنگ خیال، قصص ہند اور سخندان فارس کے علاوہ ہے:

(A) دربار اصغری (B) دربار اکبری (C) دربار ما اعظمت (D) دربار انیسہ

09804090

(28) کس نے سوداؔ کو میرؔ پر ترجیح دی؟

(A) ذوقؔ نے (B) غالبؔ نے (C) مومنؔ نے (D) شیفتہؔ نے

Scanned with CamScanner

جوابات

A	4	A	3	C	2	B	1
C	8	A	7	A	6	A	5
D	12	C	11	A	10	A	9
C	16	A	15	C	14	A	13
C	20	A	19	A	18	A	17
C	24	A	23	A	22	A	21
A	28	B	27	B	26	D	25

Scanned with CamScanner